

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے قیمت سالیانہ مع محصول

نمبر ۲۲ جلد ۳ لودیانہ ۳ جون ۱۸۷۵ء قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار قرآن رومن حروف

ایک اشتہار دو سطر کا گاہی خاص و عام یہ مضمون ہمارے اخبار میں شائع ہو چکا ہے کہ عرصہ ہوا مشن پریس الہ آباد میں قرآن رومن مطبوع ہوا تھا مگر ان دنوں بالکل کمیاب ہو گیا اسلئے ترجمہ قرآن رومن اردو لودیانہ مشن پریس میں چھپیگا بشرطیکہ تعداد خریداران کافی ہو سو اسعرصہ میں بہت سی خواہشیں ہمارے پاس پہنچیں بموجب انکے وعدہ کی چھاپنا شروع کر دیا ہے اور پانسو جلد طبع ہونگی اسلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ جنکو خریداری منظور ہو درخواست اپنی مہتمم نورافشاں کے پاس بھیجیں ورنہ پھر ملنا مشکل ہوگا۔

علاوہ ترجمہ کے شروع میں ایک مفصل کیفیت بطور دیباچہ جو متعلق مضامین قرآن کے ہی درج ہوگی جسکے مطالعہ سے ناظرین کو قرآن کی اصلی کیفیت معلوم ہوگی۔ اور ایک فہرست ایسی ترتیب سے لگائی جائیگی کہ جو مضمون مطلوب ہو گر یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مضمون کس جگہ واقع ہے تو اُس فہرست سے بآسانی ملجاویگا۔

قیمت اس کی فی جلد چار روپیہ سے زیادہ نہیں ہے خریدار اپنی درخواستیں بھیجیں۔

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

آغاز داستان

پنجاب کے بوڑھے بڑے لوگ جو اب تک جیتے جاگتے ہیں سب جانتے ہیں کہ اگلے دنوں اس ملک میں پڑھنے پڑھانے کا کچھ چرچا نہ تھا تحصیلی ضلع یا اعلیٰ اسکول کے نام سے کوئی واقف نہ تھا کوئی نہیں جانتا تھا کہ محکمہ تعلیم کیا شے ہے ڈایرکٹر اور انسپکٹر کن کو کہتے ہیں کالج یا یونیورسٹی کس جانور کا نام ہے۔ انٹرنس بی اے ایم اے وغیرہ کیا ہوتے ہیں مڈل اسکول کا بھی خواب بھی نہیں آیا تھا اور نہ یہ کہ اس کے بغیر عام کچہری کے امیدواروں کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ داخلہ پنجاب یونیورسٹی پاس کئے بنا قانونی مناصب کسی کے نصیب نہیں ہونگے اور نہ سرکلر نمبر ۳ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۸۷۵ء کا معاملہ گورنمنٹ پنجاب کا کسی کو خیال تھا یہ سب کچھ انگریزی دور کا طفیل ہے جس کے شروع ہوتے ہی اس ملک میں درس تدریس کا سلسلہ بھی ایک تہ جاری ہوگیا اور چپہ چپہ پر ادنے وسطی اور اعلے مدرسے بن گئے مگر اصل پوچھو تو پنجاب میں تعلیم کی فضیلت بالتقدم کا منصب عموماً پادری صاحبان کو حاصل ہے اور پھر اُن سب میں سے جالندہر کے مشنری کو خصوصاً جنہنے بڑی جد وجہد کے ساتھ اُس خوف کے زمانہ میں کہ ابھی ملک میں امن اچھی طرح قایم ہونے ہی نہیں پایا تھا اس شہر کے لوگوں کے لئے انگریزی اور اُردو دو نو قسم کی عام تعلیم کی بنیاد ڈالی۔ اُنہیں دنوں پہلور کے متعلق دیہات میں جو عظیم دریائے ستلج کے کنارہ پر واقعہ ہیں ایک بھلامانس مگر گمنام آدمی قوم کا خوجہ اور نام کا میاں غریبو رہا کرتا تھا بیوی اُسکی نہایت غریب مزاج اور محنتی عورت تھی دونوں میاں بیوی کا گذارہ صرف جوتوں کے بیوپار پر تھا جس میں بچت تو کچھ لمبی چوڑی نہ تھی مگر دیہاتی طور کی سیدھی سادھی گذران اچھی چلی جاتی تھی۔ رہنیکا چھوٹا سا گھر بھی گو کچا اور پھوس پھاس کا بنا ہوا تھا مگر سردی اور دھوپ کے بچاؤ کے لئے کافی تھا البتہ اُسکا بھائی شیخ نادر نام بڑا نامور

آدمی تھا چمڑے جوتے کا بیوپار اُس کا دور دور تک پھیلا ہوا تھا اکثر قرب وجوار کے شہروں میں بڑے بڑے ساہوکاروں کے ساتھ آنٹ سانٹ ملی ہوئی تھی روپیہ اور مال بہت جمع رہتا تھا اور داد وستد کے سبب دیہاتی لوگ اُس کے مطیع بنے ہوئے تھے گھر بھی اُس کا سارے گانوں میں شاندار تھا پیچھے کوٹھڑیاں اور آگے دالان اوپر چوبارہ اور سامنے ڈیوڑھی کلاں پاس ہی مال مویشی کے لئے ایک علحدہ وسیع حویلی اور مسافروں کے اوتارے اور خراس کا مکان الگ — اصیل تو تھا ہی اپنے غریب بھائی کا اکثر ترس کھاتا اور اچھے سلوک سے اُس کے ساتھ پیش آتا غرض سب طرح خوشحال تھا صرف اولاد کا غم باقی تھا کیونکہ ایک چھوٹی سی بیٹی کے سوائے اور کوئی بچہ گود میں کھیلنے کو نہیں رکھتا تھا اُسکے غریب بھائی پر جو فضل ہوا تو خدا نے اُسکے گھر ایک بیٹا دیا جسکا نام بختیار رکھا گیا اِس خوبصورت بچہ کے دیکھنے سے نہ صرف ماں باپ کی آنکھیں روشن بلکہ لاولد چچا کے بھی دل کو ڈھارس اور کلیجا کو ٹھنڈک پڑی چنانچہ ایک روز گود میں لئے ہوئے اور اُس کی پیاری پیاری دل کے بہانے والی حرکتوں سے خوش ہوکر بول اُٹھا اگر میرے دوسرے قبیلہ سے جو اندنوں حاملہ تھا لڑکی پیدا ہوئی تو میں اِس نورچشم سے بیاہ کر دونگا اور اِسی کو اپنا بیٹا اور گھر داماد بناؤنگا — بختیار کا باپ اگرچہ مفلس نہ تھا کیونکہ بیوپار میں کبھی اُسنے فایدہ نہ اُٹھایا تھا اور نہ گھر بار چھوڑنا اور دیس پردیس کا پھرنا اُسکو اچھا لگتا تھا لیکن پھر بھی روٹی کپڑے سے آسودہ تھا اپنے بچہ کو حتی المقدور ناز ونعیم سے پالا جب اُسکا سن تمیز شروع ہونے لگا تو باپ نے دل میں یہہ ٹھانی کہ دوکان میں بیٹھ کر جوتا بیچنا اور بے قدری کی زندگی سے گذارا کرنا اِس کو نہ سکھلاؤں بلکہ اگر چندے کسی ملاں کی خدمت میں رہ کر تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا سیکھ جاوے اور پھر کسی دفتر میں منشی یا محرر بنجاوے تو نونہال اور بارہاں سدھ ہوجاوے اُن دنوں نئی نئی عملداری تھی پنجابی عموماً جاہل تھے صرف ہندوستانی لوگ جو اہل قلم تھے اپنی کچی پکی حرف شناسی اور لسانی سے بہت فایدے اُٹھاتے تھے تمام کچہریوں اُنہیں سے معمور تھیں ضلع میں تحصیل میں تھانہ میں بندوبست میں غرض ہرجگہ میں اکثر وہی لوگ نظر آتے تھے — پنجابیوں سے بات بات میں بگڑتے حرف حرف پر اُلجھتے پنجابی بیل اور گدہے کہتے اور اُن کو ہر طرح ڈراتے اور دھمکاتے تھے اور یہہ بھولے بھالے لوگ بھی اُن کے ہاتھوں دن دیئے ٹھگائی کھاتے مگر جبر کی مان کس طرح ذرا دم نہیں مار سکتے تھے — میاں غریبو نے علم کا یہہ قدر اور علم والوں کی ایسی وجاہت دیکھ بھی دل میں ٹھان لی کہ جس طرح بن سکے بختیار کو پڑھنا لکھنا سکھلائیں مگر کرتا کیا اُس کے اپنے گانو میں تو ایک ملاں بھی نہ تھا لاچار بدھ کے دن تیسرے پہر اپنے بیٹے کو ساتھ لے روپیہ اور گڑ کی بھیلی اُس کے ہاتھ میں دے موضع شاہ کوٹ میں جو وہاں سے قریب تر تھا گیا اور میاں جی محمدی شاہ کے آگے بیٹھ کر بسم اللہ کروا دی — جب بختیار ہوتے ہوتے کریما اور واحد باری پڑھ چکا تو اُس کے باپ کو جالندہر میں مشن اسکول کے کھلنے کی خبر پہنچی نئے ڈھنگ اور تعلیم کی عمدگی کی خبر سن کر دل میں آیا کہ لڑکے کو وہاں داخل کراؤں مگر یہہ لڑکا کب جالندہر آیا کب مدرسہ میں داخل ہوا کس جماعت میں ملا کتنی مدت پڑھتا رہا اور کہاں تک پڑھا نہ تو مہتمم مدرسہ کو کچھ یاد ہے اور نہ اُس وقت کے استادوں میں سے کسی کو خبر بلکہ پرانے رجسٹر جن میں اُس وقت کے طلباؤں کے نام درج تھے اُن کا بھی کچھ پتہ نہیں — غرض اُس کا اسکول میں آنا تعلیم پانا اور پھر چلے جانا سوائے اُس کی اپنی ذات کے اور کسی کو معلوم نہیں +

باقی آیندہ

پاپ کی ناؤ بھر کر ڈوبتی ہے

جب ظلم حد کو پہنچتا ہے تو ظالم کی بھی بیخ کنی ہو جاتی ہے ہمیشہ سے یہی سنتے آئے ہیں کہ ظلم اچھا نہیں ہوتا ہے اور ظالم سے سوائے آخرت کے دنیا میں بھی قصاص لیا جاتا ہے جیسا کہ نمرود وفرعون وشداد وغیرہ کا حال تواریخ سے عیاں ہے مگر افسوس ہمارے والیان ریاست ذرا بھی خیال نہیں کرتے خیال تو جب کریں جب کچھ علم بھی حاصل کریں یہہ مثل ہمیشہ سے مشہور ومعروف ہے کہ تازی کو مارا ترکی کا نپے کا دستور مگر یہہ ہمارے تازی ایسے ہیں کہ سامنے ہی کوئی کچھ کیے جاوے اور وہ اُدھر پڑے جاویں مگر کیا مجال کہ پیچھا پھر کر دیکھ جاویں کہ یہہ آواز کیسی اور کہاں سے آتی ہے مطلب ہمارا اس سمع خراشی سے یہہ ہے کہ کیا مہاراجہ صاحب والی بڑودہ نے لکھنؤ کی حالت کو نہیں دیکھا تھا کہ جب وہاں ظلم حد سے تجاوز کرنے لگا اور رعیت تباہ ہونے لگی شاہ صاحب کو عیاشی سے فرصت نہ ہوئی شریر اہلکاران نے جن کو نمک حرامی کا خطاب دیا جاوے تو وے اپنی منصب

سے کم ہی سمجھیں مگر رعیت کو لوٹنا شروع کیا جب گورنمنٹ کو خبر پہنچی تو اسپر بھی ہماری رحیم گورنمنٹ نے آہستہ سی شاہ اودہ کو دوستانہ ہدایت کی اور صلاح نیک دی گر وہاں کون سنتا تھا آخر کو یہہ ہوا کہ گورنمنٹ نے واسطے بہبودی رعایا کے اپنا انتظام کیا اور شاہ اودہ کی پیش قرار تنخواہ مقرر کر دی یعنی سوا لاکھ روپیہ ماہواری اب اُنکو دیا جاتا ہے اور تمام خرخشوں سے پاک و صاف ہیں +

خیر یہہ بھی جانے دو کیا مہاراجہ صاحب نے ٹونک کے حالات کی طرف نگاہ نہیں کی تھی جو ایسے خود رفتہ ہو گئے تھے ہمارا تو دعویٰ یہہ تھا کہ یہہ والیان ریاست علم کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہم ہی اب پوچھتے ہیں کہ کیا مہاراجہ صاحب نے حالات ٹونک و لکھنؤ نہیں دیکھے تھے ہم کچھ ہی پوچھیں ہمارا دعویٰ تو عدم توجہی علوم کا ثابت ہو گیا یعنے مہاراجہ صاحب بڑودہ نے ہر دو صاحبان سے بڑھکر ظلم پر کمر باندھی تھی اور جتنا ظلم کرتے تھے ویسا ہی خوش ہوتے تھے اور عیش کو فرائض پر مقدم سمجھ کر انضباط اوقات کا نقشہ ہر وقت کمرہ میں سامنے رکھتے ہیں رعیت پر ظلم اِس درجہ تک ہوتا تھا کہ محصولات زمین ایک ایک سال میں چھ چھ دفعہ وصول کیا جاتا تھا- چنانچہ سنہ ۱۸۷۳ء میں پچاس برس کا بقایا اہلکاران نے نکال کر فرضی پیش کیا اُس پر حکم ہوا کہ اُس جلد یہہ رقم وصول کی جاوے اُسوقت جو کچھ ظلم مظلوم رعایا پر ہوا وہ اظہر من الشمس ہے جسکے بدولت بڑودہ میں ایک کمیشن واسطے تحقیقات اِس ظلم کے مقرر ہوئی ہزاروں نالشی و ظلم رسیدہ کمیشن میں فریاد کرنے کو آئے جیسا کہ قصہ شاہ روم میں فریادیوں کا حال مندرج ہوا اُس سے زیادہ بڑودہ میں فریادی مہاراجہ صاحب کے نکلے پھر بھی گورنمنٹ نے براہ ترحم مہاراجہ صاحب کو ۱۸ ماہ کی مہلت واسطے درستگی معاملات و چال چلن کے دی مگر اِس میعاد کو مہاراجہ صاحب نے کچھ بھی خیال نہ کیا ورنہ ۱۸ ماہ کی مہلت واسطے درستگی چال چلن کچھ تھوڑی نہیں تھی رعایا کی عورتیں مہاراجہ صاحب نے محل میں جبراً داخل کیں- جیسے مسماۃ لکشمی بائی کہ جسکا خاوند آج تک فریادی ہے- جب ماں ہی ڈائن بنکر بچوں کو کھاوے تو اُنکی پرورش و بہتری کا حال عیاں ہے +

بعض والیان ریاست رعایا پر ظلم کرکے اُنکو لوٹتے ہیں اور خزانے پُر کرتے ہیں مگر یہاں اِس کے برعکس کہ ظلم بھی زیادہ اور لوٹ کھسوٹ علیحدہ خزانہ دیکھو خالی فضول خرچی میں سب برباد آمدنی سے زیادہ خرچ چنانچہ جب سر لوئیس پلی صاحب بہادر نے حسب الحکم گورنمنٹ ہند ریاست بڑودہ کا چارج لیا تو اُس سے ایک سال پیشتر ریاست کی آمدنی ۹۴ لاکھ روپیہ تھی اور خرچ ۱۷۱ لاکھ روپیہ تھا اِسمیں سے ۴۷ لاکھ یعنے کل آمدنی کا نصف اخاسوں میں خرچ ہوتا تھا اور تیس لاکھ روپیہ محلات کی مرمت اور تعمیر باقی روپیہ ریاست کے کاروبار میں صرف ہوتا تھا جب سر لوئیس پلی صاحب بہادر نے چارج لیا تو اُس وقت ریاست کے خزانے میں صرف دو ہزار روپیہ رکھا ہوا تھا سچ ہے جب یہہ اندھیر مچا ہوا تھا تب ہی ریاست کا یہہ حال ہوا ورنہ ہماری سرکار ایسی نا منصف نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ستائے خیال کرنیکی بات ہے کہ جہاں روپیہ ریاست سے ضایع ہوتا ہوگا وہاں رعایا پر کیا کچھ گذرتی ہوگی + ~~~~~~

یہہ جس قدر ہم نے لکھا صرف اِس واسطے لکھا کہ شروع مقدمہ مہاراجہ صاحب اور کرنیل فیر صاحب سے آجتک انگریزی و ہندوستانی اخبارات نے بھی واویلا مچا رکھا ہے کہ ہائے گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کے حق میں بہت ہی ناانصافی کی اور ناحق مہاراجہ صاحب سے ریاست چھین لی اور بڑا ہی ظلم کیا ایسے ایسے فقرات سے حضور ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند کو انگریزی و بعض ہندوستانی اخبارات مطعون کرتے ہیں کہ گویا مہاراجہ صاحب بہادر بڑے ہی نیک چلن اور انتظام ملکی میں اچھے تھے- ذرا انصاف سے اگر دیکھا جاوے تو ایسا ظالم شخص کبھی مستحق ریاست کا نہیں ہو سکتا اور کرنیل فیر صاحب جو اُنکے محسن اور کاروبار ریاست کے سنبھالنے والے تھے اُن کے ساتھ ہی ظلم کرنے سے جب یہہ شخص نہ بچا تو پھر کس کے ساتھ نیکی کرتے ہونگے زہر کا دیا جانا اِس سے صاف ثابت ہے جیسا کہ صاحب پائنیر ۸ مئی کے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب اور اُنکے آدمیوں نے مسٹر سوڈر صاحب کمشنر پولیس بمبئی کو پانچ لاکھ روپیہ رشوت واسطے اپنے بچاؤ کے دیتے تھے جب اعلے افسروں کو رشوت دینی چاہی تو اونے لوگوں کو کیا کچھ نہیں دیا ہوگا

پس ہماری رائے میں مہاراجہ صاحب بڑودہ کو ریاست بڑودہ سے خارج کرنا عین مصلحت اور داب سلطنت کے موافق ہوا ہے اگر گورنمنٹ اُنکو پھر ریاست واپس دیتی تو خدا جانے مہاراجہ صاحب کتنے آدمیوں کو کتوں کے آگے ڈلوا کر مرواتے اور ظلم کے دریا بڑودہ میں جلا دیتے جنکی رائے محض جی ریاست کی برخلاف ہے خروش اُنکو دلونیں ہٹ دھرمی سما رہی ہے +

عبداللطیف

منقولات

بقیہ رسالہ اظہار حق

سوال - نصاریٰ کے کنوؤں اور ظروف کا پانی جو جملہ نجاسات اور متنجسات علی اختلاف المذاہب سے مبرا ہوں لوگوں کو استعمال میں لانا جو اپنے دین سے واقف ہیں اور خوف و حزن اختلاط وعداوت سے مامون ہیں اور اُن کے اِس استعمال آب سے اُن کی زیادتی اور سستی دین کا اندیشہ نہ ہو جایز ہی یا نہیں بینوا و توجروا-

سوال دوم طعام نصاریٰ جو جملہ محرمات ونجاسات مقررہ کل مذاہب اسلامیہ سے محفوظ وخالی ہو ایسے لوگوں کو کھا لینا جن کی تشریح سوال اول میں گذر چکی ہے جایز ہی یا نہیں بینوا و توجروا-

جواب جایز ہے بدلیل حدیث صحیح بخاری کے کہ آن حضرت نے ایک عورت مشرکہ کی پکھال سے لوگوں کو پانی پلایا اور وضو اور غسل کرایا اور حدیث بخاری اور حدیث رزین کی کہ حضرت عمر نے عورت نصرانیہ کی ٹھلیا سے وضو کیا اور حدیث ترمذی کی کہ آن حضرت سے قبیصہ نے سوال کیا حکم طعام نصاریٰ سے تو آپنے اجازت دی اور فرمایا لایتخلجن فی صدرك طعام ضارعت فیه النصرانیة اور اغاثة اللہفان میں بھی آثار منقول ہیں کہ علی رضہ وغیرہ صحابہ نے اہل کتاب کا کھانا کھایا اور جو احادیث اور آثار اِس کے معارض منقول ہیں وہ محمول ہیں مظنہ نجاست پر یا جہلا اشخاص پر جنسے خوف سستی دین وتجاوز حدود ہی اور نہ اُن سے سوال ہے اور نہ اُنکے حق میں جواب ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم

مہر جناب مولوی	مہر جناب مولوی
محمد عبد الحکیم	سید شریف حسین
مہر جناب مولوی	مہر جناب مولوی
سید محمد نذیر حسین	سید احمد حسین
مہر جناب مولوی	مہر جناب مولوی
ابو سعید حسین	محمد عبد الحکیم

طعام نصاریٰ اور اُن کے کنوؤں اور ظروف کا پانی جو جملہ نجاسات علی اختلاف مذہب سے مامون اور اُن کے استعمال آب وطعام سے زیادتی حدود اور سستی دین کا اندیشہ نہیں بطرز جواز مشروع جایز ہے یا نہیں- بینوا و توجروا

جواب - جایز ہی بدلیل صحیح بخاری کے حضرت نے ایک عورت مشرکہ کی پکھال سے لوگوں کو پانی پلایا اور وضو اور غسل کرایا اور حدیث بخاری اور حدیث رزین کی حضرت عمر نے عورت نصرانیہ کی ٹھلیا سے وضو کیا اور حدیث ترمذی کی کہ آن حضرت سے قبیصہ نے سوال کیا حکم طعام نصاریٰ سے تو آپنے اجازت دی اور فرمایا لایتخلجن فی صدرك طعام ضارعت فیه النصرانیة اور اغاثة اللہفان میں بھی آثار منقول ہیں کہ حضرت علی رضہ عنہ اور نیز دیگر صحابہ نے اہل کتاب کا کھانا کھایا اور جو احادیث وآثار اُس کے معارض منقول ہیں وہ محمول ہیں مظنہ نجاست پر یا جہلا اشخاص پر جن سے خوف سستی دین اور تجاوز حدود ہے جن سے نہ سوال ہی اور نہ اُن کے حق میں یہہ جواب ہے واللہ اعلم بالصواب-

الجواب الحق	الجواب صحیح
محمد علاء الدین	ابو عبد الکریم محمد حسین اللاہوری گنٹی والہ
الجواب الحق	
محمد امام الدین	

جناب مولوی صاحبوں نے نہایت صحیح بیان فرمایا ہی اور لکھا ہے خدا یتعالے اور رسول کا حکم ہے منکر اسکا فاسق مطیع الشیطان ہی میں نے ایسا ہی کتابوں میں دیکھا اور بڑے بڑے مولویان حق گو سے سُنا اور تحقیق کیا اور اِس مسئلہ اظہار میں جیسے اِسی طرح عوام کو سمجھانے کے لئے کوشش کری واللہ الموفق والمعین فقط

مسکین الہی بخش وکیل چیف کورٹ پنجاب

میں مفتیوں کے جوابوں کی تصدیق کرتا ہوں کیونکہ حدیث وقرآن وشرح طریقہ محمدیہ میں میں نے اسیطرح پایا اور اصل نجاست کے باب میں یہہ ہی کہ اگر وہ شی خود نجس العین نہو تو نجاست کے مخلوط ہونے کا یقین ہو اور وہ ثابت نہو گا تا آنکہ خود معاینہ نکرے یا دو گواہ عدل شہادت نہ دیں اور نجاست کسیکے گھر کی ہو اُس میں سب برابر ہیں یہود ونصاریٰ آتش پرست ہنود مرتد کیونکہ مسلمان کے گھر کی نجاست غیر مذہب والے کے گھر کی نجاست پر کچھ فضیلت نہیں رکھتی-

واللہ اعلم بالصواب

فقیر ہادی بختیار

تمت

مراسلات

محمد صاحب کی بشارت کا ہونا توریت و انجیل میں

مولوی سید احمد علی واعظ صاحب ۲۹ مارچ اور ۲۵ اپریل کی وعظ میں فرماتے ہیں کہ محمد صاحب کی نسبت بشارت نبیوں کی کتاب اور انجیل میں موجود ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں دو مقام پیش کئے پہلا دانیال نبی کی کتاب کے ۹ باب کی ۲۴ آیت سے ۲۷ تک اور یہہ فرمایا کہ یہہ نبوت محمد صاحب پر اشارت کرتی ہے خبر نہیں اُن کو یہہ کہاں سے سوجھ گئی محض اُنکی منہ زوری ہے کیونکہ اگر ان آیات میں غور کریں تو فوراً معلوم کریں کہ اُن کا دعوی باطل اور لاطائل ہے۔

اول اسواسطے کہ یہاں لکھا ہے کہ نبوت مذکورہ ۴۹۰ برس کے بعد وقوع میں آویگی اور ہم کو معلوم ہے کہ دانیال نبی کا زمانہ مسیح سے ۵۰۰ برس پیشتر ہوا اسواسطے محمد صاحب سے مراد نہیں ہو سکتی کہ دانیال نبی اُنسے گیارہ سو برس پیشتر گذرے۔

دوم اُسکے حق میں مرقوم ہوا کہ وہ بدکاری کے لئے کفارہ کریگا اور ذبیحہ اور ہدیا موقوف کریگا اور وہ قتل کیا جاویگا پر اپنے لئے نہیں بھلا میں پوچھتا ہوں کہ مولوی صاحب تواریخ محمدی سے ناواقف ہیں کہ امور مزبورہ کو محمد صاحب پر جماتے ہیں اُنکے عہد میں ذبیحہ و ہدیہ کب موقوف ہوا اور وہ خود کب مارے گئے جبکہ دستاویز کامل نہ ملے اور بے استدلال مطلب نہ بنے تو خموشی بہتر ہے جھوٹھی شہادت لانے سے دوسری بشارت فارقلیط کی کہ یہہ بھی اُنہیں کے حق میں ہے اور اُس کی تائید میں قول ڈاکٹر گادفری ہیگنس صاحب کا نقل کیا اُس مسئلہ کے تحقیق میں لنبے چوڑے کامل مضمون کی تحریر اسی اخبار میں سال گذشتہ میں مندرج ہو چکی ہے اب میں اُس تمام کو دوبارہ پیش کرنا نہیں چاہتا ہوں صرف اتنی بات دکھلاؤنگا کہ مولوی صاحب منصف مزاج ہو کر اُن آیات کو ملاحظہ کریں جن میں فارقلیط کا بیان ہوا امید قوی یہہ ہے کہ اگر بغور ملاحظہ کرینگے تو خود ہی معترف ہو جاوینگے کہ یہہ اوصاف مذکورہ کسی صورت سے محمد صاحب پر منطبق نہیں ہو سکتے ڈاکٹر گادفری ہیگنس صاحب کی شہادت اس معاملہ میں لغو اور بیجا ہے کیونکہ یہہ شخص عیسائی نہیں تھا بلکہ یونی ٹیرین عقیدہ میں بالکل مسلمان مولوی صاحب کا یہہ کہنا کہ عیسائیوں نے انجیل میں مونٹانس کے وقت میں پیریکلیوطاس کو پیریکلیطاس بنالیا ہے اور اُس لفظ اول کے چھپانے کے لئے تمام تحریریں قلمی غارت کر دی گئیں ایک خلاف بات اور جھوٹھی تہمت ہے اِس کا ثبوت صرف مولوی صاحب کی زبان کا بیان ہے اور کسی تواریخ کلیسیا میں پایا نہیں گیا شاید مولوی صاحب نے اپنی پرانی حرکات کو یاد فرمایا ہوگا کہ عثمان غنی نے قرآن جمع کردہ اپنا باقی رکھکر اور سب کو آگ دکھلائی علاوہ بریں یہہ بھی یاد رہے کہ یہہ مباحثہ لفظی نہیں ہے کہ اِس لفظ کو بدل ڈالیں تو مطلب پورا ہو بلکہ فارقلیط جسکی نسبت خداوند یسوع مسیح نے وعدہ کیا اُسکی خصوصیات اور افعال کا مفصل بیان ہے جو کہ محمد صاحب پر ہرگز منطبق نہیں ہو سکتا میں اُن آیات کو منتخب کرکے دکھلاتا ہوں جن میں فارقلیط کا بیان ہے پڑھنیوالے خود ہی دریافت کر سکتے ہیں یوحنا کے ۱۴ باب کی ۱۶ و ۱۷ آیت اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے یعنے روح حق دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ اُسے نہ دیکھتی ہے اور نہ اُسے جانتی ہے لیکن تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں ہوویگی ۲۶ آیت لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب چیزیں سکھلادیگا اور سب باتیں جو کہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد دلاویگا ۱۵ باب کی ۲۶ آیت پر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنے روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا ۱۶ باب کی ۷ سے ۱۵ آیت تک لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تمہارے پاس بھیجدونگا اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہراویگا۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم اُنکی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمکو ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی وہ کہیگی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دیگی وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزوں میں سے پاویگی اور تمہیں دکھلاویگی۔

سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں اسلئے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں میں سے لیکے اور تمہیں دکھاویگی۔ اعمال کی پہلا باب ۴ و ۵ و ۸ آیت اُن کے ساتھ

ایک جا ہو کے مسیح نے حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے جس کا ذکر مجھ سے سُن چکے ہو راہ دیکھو کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسما پاؤ گے اور یروشلم اور سارے یہودیہ و سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے آیات مذکورہ میں تسلی دینے والے کی دو قسم کی صفتوں کا ذکر ہوا اول عام جو ہر کسی مرشد یا دینی تعلیم دہندہ پر منطبق ہو سکتے ہیں اِسی سبب سے نہ صرف محمد صاحب نے دعوی کیا کہ مسیح کی نبوت فارقلیط کی بابت مجھ میں پوری ہوئی بلکہ عیسائی جماعت میں مختلف اوقات میں اور چند اشخاص نے یہ دعوے کیا اُن میں سے دو آدمی نہایت مشہور ہیں ایک مونٹینیس دوسرا مینیز وہ عام صفات میں وہ تمہیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب باتیں جو کہ میں نے تمہیں کہیں یاد دلاویگا وہ آ کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہراویگا وغیرہ۔

دوسری خاص یہہ صفتیں اِس قسم کی ہیں کہ کسی خاص شخص پر صادق آ سکتی ہیں اور جبتک یہہ خصوصیت کسی شخص میں نہ پائی جاوے تب تک اُس کے لئے فارقلیط ہونیکا دعوے کرنا لاحاصل ہی اور کسیکا کہنا کہ اُس میں یہہ باتیں پوری ہوئیں ہذیان ہی اور اُس کی جہالت کا عنوان وہ خصوصیات یہہ ہیں وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا اُسے دنیا نہیں دیکھتی ہے وہ تمہارے ساتھ رہتی ہی اب میں یہہ پوچھتا ہوں کہ یہہ صفتیں محمد صاحب پر کیونکر لگ سکتی ہیں مسیح نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا مقابل اپنے رہنے کے یعنے جیسے میں تھوڑی مدت رہا اور پھر چلا جاتا ہوں وہ ایسا نہ کریگا محمد صاحب تو دنیا میں آئے اور تریسٹھ برس کے بعد وفات پائی اور پیغمبر کی مانند دنیا سے گذر گئے۔ پھر لکھا ہی کہ وہ تمہارے بیچ میں رہتی ہی یعنے اُسی وقت جب مسیح اُنکے ساتھ گفتگو کر رہا تھا محمد صاحب تو اِس گفتگو کے بعد چھ سو برس کے قریب پیدا ہوئے سوا اِسکے وہ ایسا شخص ہوگا جس کو دنیا نہ دیکھیگی یعنے وہ جسمانی نہوگا بلکہ روحانی علاوہ بریں اُس کو باپ میرے نام سے بھیجیگا بلکہ جیسے میں تمہارے لئے بھیجونگا وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی وہ میری بزرگی کریگی اِس لئے کہ وہ میری چیزوں پر سے پائیگی سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں اِسلئے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں میں سے لیگی اور تمہیں دکھاویگی اِن آیات سے واضح ہو کہ فارقلیط جو ہو گا کوئی کیوں نہو وہ مسیح کے نام سے اور اُسکا بھیجا ہوا ہو گا کیا مولوی صاحب تیار ہیں کہ محمد صاحب کو مسیح کے نام سے آیا ہوا اور اُسکا رسول کہیں اگر ایسا ہو تو مجھے کچھ انکار نہیں فارقلیط کا وہ جو محمد صاحب پر لگانے سے تاویل تو ہیات کسی طرح کی بن نہیں سکتی کیونکہ عبارت نہایت صاف ہی لیکن مولوی صاحب کو یہہ بھی اقرار کرنا پڑیگا کہ سب جو کچھ محمد صاحب نے پایا مسیح سے پایا سوا اِس کے اعمال کی آیات اور اُنکے بیانات سے یہہ بھی ظاہر ہو کہ روح حق تھوڑے عرصہ میں شاگردوں پر نازل ہونے والی تھی کیونکہ مسیح نے اُنہیں فرمایا تھا تم یروشلم میں اُسکی انتظاری کرو اور جب وہ تم پر آوے قوت پاؤ گے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے بھلا کیونکر یہہ بات محمد صاحب کی نسبت متعلق ہو سکتی ہی اور کون منصف مزاج اِسکو قبول کر سکتا ہی معلوم نہیں بعض محمدی اشخاص فارقلیط کی نبوت پر کیوں اتنا زور لگاتے ہیں محمدی مذہب کی سچائی تو کچھ اِسپر موقوف نہیں اِس بے فایدہ کوشش سے صرف اپنی بے علمی اور بے انصافی اور تعصب ظاہر کرتے ہیں بہتر ہو کہ اور کسی قسم کی دلیل پیش کریں جس سے سچائی اُنکے مذہب کی ثابت ہو اور علما کو اُسکی پذیرائی میں تامل نہو جھوٹھا فخر بہر حال نامناسب ہے کہ ندامت اور شرمندگی کے سوا اور کچھ اُس سے حاصل نہیں ۔

اخبارات ملکی و ولایتی

اخبار اتالیق ہند لاہور بباعث نا چاقی ایڈیٹر و مالک کے کچھ تذبذب میں پڑا ہوا ہے اور تنزل ہوتا جاتا ہے اگرچہ یہہ اخبار عیسائیوں اور عیسائی مذہب کے بارے میں جہاں تک ہو سکا بے ادائیوں کو عمل میں لاتا رہا ہے مگر ہم دعا کرتے رہے ہیں کہ پھر اُسی حالت سابقہ پر آ جاوے ۔

مہاراجہ ملہار راؤ کا وظیفہ اخبار میں لکھا ہی کہ ایجنٹ جنرل بڑودہ کو گورنمنٹ ہند سے ہدایت پہنچی ہی کہ دس ہزار روپیہ ملہار راؤ کے واسطے الگ کر دیں جس کو وہ حسب ضرورت نکال سکتے ہیں مہاراجہ صاحب کو اور تو کوئی ضرورت شاید درپیش نہیں ہوگی۔ البتہ نجوموں کا تقاضا قریب ہی لکشمی بائی کے واسطے گہوارہ بنوانا ہو تو ہو۔ کیونکہ سنا گذشتہ میں جو سونے کا گہوارہ بنا تھا شاید امسال لکشمی بائی کی نظروں پر وانہ ہو گیا ہوگا ۔

مہاراجہ کپور تھلہ اکثر اخبار والے اپنے تئیں اور نیز اپنے اخبار کو بے وقر کرتے ہیں جبکہ بے اصل خبریں جنکی بنیاد ہوا پر ہوتی ہے درج کر دیتے ہیں چنانچہ لکھنو کا ایک غیر مشہور اخبار اتنی دور بیٹھا بیٹھا مہاراجہ کپور تھلہ کی صحت کی خبر دیتا ہے (رچہ خوش) مہاراجہ صاحب ہنوز بیمار ہیں اور ہرگز صحت نہیں ہوئی - چنانچہ اخبار وکیل ہندوستان ایک معزز کارسپانڈنٹ جو سرکاری ملازم ہوکر مہاراجہ صاحب کے ہمراہ گئے وبرسال ضلع کانگڑہ سے خبر دیتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب بدستور بیمار ہیں - افسوس ایسے اخبار والوں پر کہ آپ غیر معتبر بنیں اور اپنے ہمعصروں کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبیں +

ایجاد عجیب مسٹر ولیم کورکس صاحب ایف آر ایس نے انگلنڈ میں اپنے علمی تجربہ سے ایک عجیب ایجاد نکالکر تجربہ کیا ہے کہ جسطرح دخان کے زور سے ریل و جہاز و کلیں وغیرہ چلتی ہیں اسی طرح ہر ایک کل روشنی کے ذریعہ سے بھی چل سکتی ہے چنانچہ صاحب موصوف نے ایک چھوٹی سی کل لگاکر اس طرح ازمایش کی ہے کہ دو ہلکے گھاس کے تنکے ایسی طرح کہ جس طرح ایک خط دوسرے کو تقاطع کرتا ہے پھر ایک سیرے میں ایک کاغذ کا حلقہ لٹکا کر ایک ستون مرکز بنا کر اُس پر رکھدیا پھر ایک شیشی اُسکے نیچے لگا کر اُسکی ہوا نکالدی اور روشنی دیدی وہ حلقہ رفتہ رفتہ ایسا گھوما کہ ایک چکر بندہ گیا +

آفرین ہو اہل انگلنڈ کی ہمت و طبع آزمائی پر +

لڑائی جزیرہ فارموسا کے وحشی باشندوں اور چین کی فوج میں پھر باہم لڑائی ہوئی ہو اور اب کی دفعہ وحشی چینیوں پر غالب رہے +

بیوہ عورت ایک بیوہ عورت قوم ہنود علاقہ دہلی کی شتر بے مہار کی طرح پھرا کرتی تھی اور جہاں دل چاہتا تھا وہاں چلی جاتی تھی آخرش اس آزادی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک شخص سے راہ رسم غیر واجب پیدا کر اُسکے ساتھ رفو چکر ہوئی +

افسوس اہل ہنود پر جو ایسی ایسی باتیں جو قبیل کے نام کی بربادی سے متعلق ہیں دیکھتے جاتے ہیں اور پھر شادی بیوگان کیطرف متوجہ نہیں ہوتے +

روسیوں کا غصہ ایک خبر مقام سینٹ پیٹرز برگ سے معلوم ہوا کہ خیوا میں ایک گروہ ایسا جمع ہوا تھا - جسکا یہہ ارادہ تھا کہ جتنے روسی یہاں مقیم ہیں اُن کو خفیہ طور سے قتل کرڈالیں رئیس مقام ورگن وزکو روسیوں نے قید کیا اور احتمال ہے کہ بانی مبانی اس گروہ کا یہی شخص تھا مگر روسی اخبار لکھتا ہی کہ امیر افغانستان نے یہہ کارروائی کی ہی کیونکہ اکثر افغان دریائے اکسس پر دیکھائی دیے عجب نہیں جو انہیں لوگوں نے ترغیب دی ہو - روسیوں میں تیاری ہو رہی ہے اور ارادہ فوج کشی کا رکھتے ہیں +

سلطان زنجبار ، ۱۷ تاریخ ماہ گذشتہ کو سلطان زنجبار کی عدن میں آنے کی امید کی گئی تھی جو کہ ہمراہی مسٹر کرک صاحب کے ولایت جاتے ہیں +

رگھبیر سنگھ اخبار اختر ہند سے معلوم ہوا کہ دعویدار ریاست لندورہ کو چار برس قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی +

سر ڈگلس فورسائیٹھ صاحب سفارت برہما کے لئے ۱۷ ماہ گذشتہ کو معہ اپنے ہمراہیوں کے ڈاک کے جہاز پر بسمت رنگون روانہ ہوئے اور کرنیل ایچ برون صاحب چہارشنبہ گذشتہ کو شنگھائی کو جاوینگے +

قصد ہلاکت مسٹر گرین صاحب اسسٹنٹ انجنیر انڈس ریوے کو لاہور میں اُنکے سردار بھر انے ہلاک کرنا چاہا صاحب موصوف کچھ زخمی ہوکر زندہ بچے اب علاج ہو رہا ہے زندگی کی امید ہے +

شفاخانہ کشمیر جو شفاخانہ چرچ سوسیٹی کی طرف سے جناب ڈاکٹر ماکسول صاحب مڈیکل مشنری نے جاری کیا ہو دن بدن رونق پذیر ہوتا جاتا ہے - یہانتک کہ ہر روز تقریباً ایک سو بیس بیماروں کے حاضر ہوکر دوائی لیتے ہیں اور اکثر شفایاب ہوتے ہیں - صاحب اخبار وکیل ہندوستان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف خلیق آدمی ہیں جن کے باعث سے وہاں کے غریب وغربا خوش ہیں - ہمیں تحقیق معلوم ہوا کہ شفاخانہ مذکور کے واسطے حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل نے پانچسو روپیہ دیا ہی +

حقیقت میں لارڈ صاحب محتشم کا غیر متعصب ہونا اس سے ظاہر ہے کہ اُنہوں نے اپنی جیب خاص سے مدرسۃ العلوم مسلمانان ہند میں دسہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے یہہ نہیں کہ صرف عیسائیوں کو ہی مدد دیں بلکہ وہ اپنی سادہ طبیعت سے دونوں قوموں کو عزیز سمجھتے ہیں اور درواقعہ میں اعلے درجہ کے حاکم کو ایسا ہی ہونا چاہئے +

موسیقی - پیرس کے مدرسوں میں تین سو طالب علم موسیقی سیکھنے والے ہیں جن میں پندرہ سو طالب علم ہیں اور ساٹھ پروفیسر ہیں +

خطاب - پرنس آف ویلس کا خطاب ہندوستان میں پہنچ کر پرنس آف انڈیا ہوگا (یعنے شاہی شاہزادہ ہند)

ترقی دین عیسوی خدا کے فضل سے دین حق کو روز بروز ترقی حاصل ہے اور اکثر جزایر شمالی و جنوب وغیرہ میں دین حق کے پرتوے وہاں کے باشندگان کو روشن کر رہے ہیں جابجا سے بشارت عیسوی کی خبریں چلی آتی ہیں چنانچہ اخبار گوکب عیسوی لکھنؤ سے معلوم ہوا کہ چرچ مشنری سوسایٹی کے ہند جنوب کے مشن کا کام عرصہ سے جاری ہے اور اُن اطراف کے شہر اور گانوں میں ہزارہا آدمی اُس کے کلیساؤں میں شامل ہوئے اور وے اپنے گھرانے سمیت مسیحی تعلیم برابر پاتے ہیں۔ اُس مشن کی رپورٹ سے چند باتیں انتخاب کر کے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ اُس مشن کے لوگوں کا شمار چھیالیس ہزار چھ سو بیس اشخاص ہیں اور ماسوا اُنکے قریب تیرہ ہزار متلاشی ہیں غرض کل جمع ان لوگوں کی جو کہ اِس مشن کے متعلق ہیں اُنسٹھ ہزار آدمی سے زیادہ ہیں اور یہہ لوگ ایک ہزار ستاسی متفرق گانوں اور شہروں میں رہتے ہیں اور اُن کے اوپر ۵۸ پادری دیسی اور ولایتی مقرر ہیں اور تین سو دس دیسی واعظ اپنے مسیحی بھائیوں اور دیگر اقوام کے بیچ میں خدا کے کلام سُنانے میں مشغول رہتے ہیں مدرسوں کا شمار چھ سو پینتالیس ہے جن میں سے ۳ سو تین لڑکوں کے لئے اور ۹۸ لڑکیوں کے اور تین سو چوالیس میں لڑکی لڑکے دونوں پڑھتے ہیں اوسط لگا کر اِس مشن کے بیچ میں دو ہزار آدمی کی ترقی ہر سال شمار کی جاتی ہے +

صاحب میسور اخبار کو جو بڑے شاکی ہیں اپنے آرٹیکل ۱۳ مئی سنہ ۱۸۷۸ء کو اِس خبر سے مقابلہ کر کے دیکھنا چاہئے +

قبول دین حق موضع چک ضلع ہوشیار پور کے تین معزز راجپوتوں نے جناب پادری چرچ صاحب سے واسطے پانے اصطباغ کے درخواست کی پادری صاحب موصوف نے بعد امتحان کے ایک شخص مسمّی روڈا خاں کو اصطباغ دیا اور باقی دو تعلیم مسیحی سے آور متلاشی ہو کے پا رہے ہیں۔ ہمکو معتبر تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں بہت متلاشی ہیں جو عنقریب بپتسما لینگے موضع مذکور میں مثل موضع گھوڑہ واہہ کے آجکل بھی جا بجا ہر جھگڑا ہوا اگر حکام و دیگر صاحبان نے جو فیصلہ مقدمہ گھوڑہ واہہ کا تھا برقرار رکھا +

روس کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ آجکل معاملات ترکستان بہت ابتر ہیں اِس سے اہل ترکستان اب امید اپنی بہبودی کی نہ رکھیں صاحب اخبار کا مقولہ ہے کہ اب روسیوں کو عیسائیان مقیم ترکستان کے آہ و نالے سُننے چاہئیں۔ بظاہر آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل سرویہ و مونٹنیگرو سلطان ترکستان سے لڑائی کرینگے کیونکہ فی الحال سرویہ کے پاس ڈیڑھ لاکھ فوج اب موجود ہے اور تیس ہزار فوج مانٹ نیگرو کے پاس ہے سو یہہ دونوں ملکر بلا مدد اور کے سلطان کو شکست دے سکتے ہیں +

روڑکی میں ہیضہ نے اپنا بڑا زور کیا تھا چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں چار طالب العلم ٹامسن کالج کے ہیضہ سے فوت ہوئے مدرسہ میں چھٹی ہو گئی تھی اب سُنا ہے کہ کچھ کم زور ہے +

قرضہ کے نوٹ سرکار دو کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کے پرامیسری نوٹ جاری کریگی اور اُن میں وہی شرائط ہونگی جو سنہ ۱۸۶۵ء کے کاغذات نوٹ کی بابت تھیں کوئی پانچسو روپیہ سے کم نہیں ہوگا در کنٹرولر جنرل کلکتہ جو درخواست ۱۷ جون تک پیش ہوگی ملاحظہ فرماوینگے

تجویز پارلیمنٹ میں تجویز ہو رہی ہے کہ جو اشرفیاں اور سکے چاندی کے جو قابل رایج ہونے کے نہیں ہیں کارخانہ دار الضرب لنڈن میں طلب کئے جاویں اور اُنکے نقصان پورا کرنیکے واسطے ۳۰ ہزار پونڈ دیا جاوے +

کان طلا اخبار پانیر راوی ہے کہ مقام دیبا میں اکثر لوگوں کو کان طلائی ملی ہے اِس لئے سرکار نے کچھ لوگ مقرر کئے ہیں اور حکم دیا ہے کہ بعد دریافت کے رپورٹ کریں کہ کس قدر سونا دستیاب ہو سکتا ہے +

لودیانہ ہفتہ حال میں کئی موتیں چیچک سے وقوع میں آئیں۔ موسم حد اعتدال پر ہے۔ گرمی کی اِس ہفتہ میں کچھ شکایت نہیں ہوئی کیونکہ ۲۸ مئی کو رات کے وقت اچھا مینہہ برسا جس سے گرد و غبار دگری دب گئی ہے + ۲۹ مئی کو ۷ بجے صبح کے بارش جو بشدت و شور سے ہوئی دو روز ایام برسات کی کیفیت دکھا گیا دوہی دنمیں جنگل سبزہ نمودار ہو گیا۔ فصل خربوزہ کی بہ نسبت سال گذشتہ کے بہت کمی پر ہے۔ ۱۳ مئی سے مشن سکول میں ایک ماہ کی تعطیل حسب معمول ہو گئی ہے اور گورنمنٹ اسکول میں جو نیا ہیڈ منتظم اسکول کا کاروبار منشی جیتا پرشاد صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول منشی دھنی رام صاحب کو سپرد کر دیا ہے اب سُنا ہے کہ جلد حساب کتاب و معاملات متعلق اسکول منشی دھنی رام صاحب کے اہتمام سے انصرام پاوینگے سُنا جاتا ہے کہ قصاب لوگ باوجود مقرر ہونے معائن کے بیچ گوشت اچھا نہیں کرتے ہیں اگر یہہ سچ ہے تو اسکا کچھ انتظام قرار واقعی ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ایام موسم خراب کے ہیں خراب گوشت ان ایام میں مضر ہوتا ہے۔ سالانہ جلسہ طلبا مدارس ضلع لودیانہ کا جو واسطے دینے انعام کے ہوا کرتا ہے کل ڈسٹرکٹ کمیٹی میں ہوا اور انعام طلبا و مدرسان وغیرہ کو دیا گیا +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا